ختم نبوت کانفرنس برطانیہ اور
جماعت احمدیہ کا ردّعمل

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۹ راگست ۱۹۸۵ء بمقام بیت الفضل لندن)

تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیات تلاوت کیں:

وَلَمَّا رَاَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ ۙ قَالُوْا هٰذَا مَا وَعَدَنَا
اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ۫ وَمَا زَادَهُمْ اِلَّاۤ
اِيْمَانًا وَّتَسْلِيْمًا ؕ﴿۲۳﴾ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا
اللّٰهَ عَلَيْهِ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ
يَّنْتَظِرُ ۖ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا ۙ﴿۲۴﴾ لِّيَجْزِيَ اللّٰهُ الصّٰدِقِيْنَ
بِصِدْقِهِمْ وَيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ اِنْ شَآءَ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ
اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۚ﴿۲۵﴾ وَرَدَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِغَيْظِهِمْ لَمْ
يَنَالُوْا خَيْرًا ؕ وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ
قَوِيًّا عَزِيْزًا ۚ﴿۲۶﴾ (الاحزاب: ۲۳-۲۶)

اور پھر فرمایا:

پچھلے دنوں یہاں ایک ختم نبوت کانفرنس کا بہت چرچا تھا۔ کانفرنس سے قبل بھی اخباروں میں اس کا بہت پروپیگنڈا کیا گیا اور کانفرنس کے بعد بھی وہ پروپیگنڈا جاری رہا اب تک جاری ہے اور

اس کے پیچھے بعض بڑی بڑی حکومتیں تھیں اور بعض بہت خطرناک ارادے لے کر جماعت احمدیہ کے خلاف ایک گہری سازش کے ساتھ اس کانفرنس کا پروگرام بنایا گیا اور اس پر عمل کیا گیا۔

چونکہ جن علماء سے ہمیں واسطہ ہے ہمارا تجربہ ہے کہ بہت جھوٹ بولتے ہیں مبالغہ آرائی کی آخری حدیں بھی پھلانگ جاتے ہیں اس لئے ہوسکتا ہے یہ واپس اپنے اپنے ملکوں میں جا کر وہاں بھی اسی طرح جھوٹ بولیں جیسے یہاں بولتے رہے اور ایسی غلط خبریں اس کانفرنس کے متعلق دیں اور ایسے غلط تاثرات دیں کہ ان ملکوں میں بسنے والے احمدی کسی غلط فہمی کا شکار ہو جائیں۔ اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ آج کے خطبہ میں اس کانفرنس کو موضوع بناؤں تا کہ دنیا بھر کی جماعتیں مطلع رہیں کہ اس کانفرنس کے مقاصد کیا تھے، اس کا پس منظر کیا تھا، کس حد تک یہ کامیاب ہوئی، کیا اثرات اس نے غیر از جماعت احمدیہ مسلمانوں پر چھوڑے اور جماعت احمدیہ پر اس کانفرنس کے کیا اثرات ہوئے؟ اس کے علاوہ بھی بعض امور ایسے ہیں جن کا اس کانفرنس سے تعلق ہے اگر وقت ملا تو اس خطبہ میں ورنہ انشاء اللہ آئندہ خطبہ میں ان کو بیان کروں گا۔

سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ اتنے بڑے شور کے باوجود، باوجود اس پروپیگنڈے کے کہ گویا اس کانفرنس کے لئے تمام انگلستان کے غیر احمدی مسلمان امڈ پڑیں گے۔ خود ان کی توقعات بھی بہت تھوڑی تھیں، شور بہت زیادہ تھا لیکن دل ان کا بتا رہا تھا کہ بہت کم لوگ آئیں گے۔ چنانچہ جو ہال کرایہ پر لیا گیا۔ اس کی کل وسعت دو ہزار سات سو آدمیوں کو بٹھانے کی تھی اور جو تصویریں شائع ہوئی ہیں اور جو ہمارے نمائندگان نے جائزہ لیا ہے اس سے بھی پتہ چلتا ہے کہ کم سے کم پانچ سوسیٹیں وہاں خالی رہیں اور زیادہ سے زیادہ تعداد حاضرین کی دو ہزار دوسو بنتی ہے۔ جبکہ جماعت احمدیہ کے سالانہ جلسے پر جو UK کا سالانہ جلسہ تھا نہ کہ عالمگیر جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ جو جماعت احمدیہ کی مساعی کے نتیجہ میں منظّم کیا گیا تھا اور اس کے پیچھے کوئی حکومتیں نہیں تھیں، کوئی تیل کی دولت نہیں تھی، کوئی فوجی آمر نہیں تھا جس کی پشت پناہی حاصل ہو، اس کے باوجود خدا تعالیٰ کے فضل سے اس چھوٹی سی جماعت میں بھی سات ہزار کی تعداد میں اس جلسہ میں لوگ شامل ہوئے تو کوئی نسبت نہیں ہے۔ اتنا پروپیگنڈہ، اتنا خرچ، مفت بسیں بھی چلائی گئیں اور کانفرنس سے پہلے مختلف شہروں میں چھوٹے چھوٹے جلسے کئے گئے اور وہاں جماعت احمدیہ کے خلاف اشتعال انگیزی بھی کی گئی، گند

اچھالا گیا اور تحریص کی گئی کہ کثرت کے ساتھ چلو اور آج تمہاری اسلامی غیرت کا سوال ہے، آج ثابت کردو کہ تم ناموس ختم نبوت کے پروانے ہو اور تم میں سے ہر شخص جان فدا کرنے کے لئے تیار ہے، عجیب وغریب محاورے استعمال کئے گئے اور یہ اس کے بعد کا ماحصل ہے۔ چنانچہ جو تصویریں میں نے خود دیکھی ہیں حیرت ہوتی تھی دیکھ کر کہ بڑی بڑی جگہیں بینچ کے بینچ خالی پڑے تھے بیچ میں سے۔ یہ تو خیر ظاہری کامیابی ہے یا ناکامی جو بھی اب یہ لوگ کہیں اس کو۔

دلائل کا ان کا خلاصہ یہ تھا کہ گندی گالیاں، الزام تراشی، فحشاء پھیلانا اور ایسی ایسی لغو قسمیں کھانا کہ کوئی شریف انسان تصور بھی نہیں کرسکتا۔ اس کو ان باتوں کو پڑھ کر بھی حیا آجاتی ہے کہ یہ کیا باتیں ہو رہی ہیں۔ یہ ہے خلاصہ ان کے دلائل کا اور سب سے بڑی دلیل جو اس کانفرنس میں جماعت احمدیہ کے خلاف دی گئی وہ یہ تھی کہ ان کو قتل کردو۔ میرا نام لے کر بھی اور آپ لوگوں کے نام لئے بغیر بھی ہر احمدی کو قتل کردو اس کے سوا اور کوئی دلیل نہیں ہے ان کے جھوٹا ہونے کی اور بڑے فخر کے ساتھ یہ پروگرام شائع کئے گئے اور یہ اعلان کئے گئے کہ اب ہم پاکستان پہنچ کر ان کو اس طرح ٹھیک کریں گے کہ اعلان کیا جائے گا کہ تین دن کے اندر اندر تم لوگ یا یہ وطن چھوڑ دو یا تو بہ کر کے ہمارے اندر شامل ہو جاؤ یا ہم تمہیں قتل کر دیں گے، چوتھا کوئی علاج ہی نہیں اور یہ اعلان کرتے ہوئے یہ بالکل بھول گئے کہ من وعن بعینہٖ یہی اعلان قرآن کریم سے ثابت ہے کہ گذشتہ انبیاء کے مخالفین ہمیشہ کرتے آئے ہیں اور کسی ایک نبی نے بھی یہ اعلان نہیں کیا۔ قرآن کریم کی بیان کردہ تاریخ کو اٹھا کر دیکھ لیجئے، دیگر مذاہب کی اپنی اپنی کتابوں کو اٹھا کر دیکھ لیجئے، ایک نبی نے بھی یہ اعلان کبھی نہیں کیا کہ یا ہم تمہیں اپنے گھروں سے نکال دیں گے یا تم ہمارے دین میں لوٹ آؤ۔ ایک تیسری چیز انہوں نے زائد کی ہے وہ پہلے نہیں کہی گئی تھی کہ یا جس بات پر تم یقین رکھتے ہو اس بات کا اعلان کرنا چھوڑ دو۔ یہ نئی نئی ایجادات تو ہوتی رہتی ہیں دنیا میں، تو یہ ان کی دنیا کی نئی ایجاد ہے۔ بہر حال قرآن کریم نے جو دو باتیں بیان کی ہیں نمایاں وہ یہ ہیں کہ یا تو تم ہمارے پاس آکر شامل ہو جاؤ ورنہ ہم تمہیں وطنوں سے نکال دیں گے یا ہم تمہیں قتل کر دیں گے۔ یہ تین اعلان ہیں جو ہمیشہ گذشتہ زمانہ کے انبیاء کے مخالف کرتے رہے اور کبھی کسی ایک نبی نے بھی اپنے مخالفین کے لئے نہیں کیا۔

تو کس کی سنت پر یہ اعلان ہو رہے تھے۔ جب خدا عقلیں مارنے پر آتا ہے تو باوجود علم

کے ان لوگوں کی عقلیں ماری جاتی ہیں ۔قرآن کریم پڑھتے تو ہیں کم از کم چاہے سرسری ہی پڑھتے ہوں یہ واقعات تو ان کے علم میں ہیں یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ پتہ ہی نہ ہو کہ حق کے مخالفین کی دلیلیں کیا تھیں اور بغیر شرمائے وہ ساری دلیلیں اپنا لیں اور حق کے ماننے والوں ،حق کے پرستاروں کی جو دلیل تھی وہ ہمارے لئے رہنے دیں۔ اَوَلَوۡ كُنَّا كٰرِهِيۡنَ (الاعراف : ۸۹) اگر ہمارا دل نہ مانے تمہاری ان باتوں کو تسلیم کرنے پر پھر بھی ہم تمہاری طرف لوٹ آئیں یہ کیسے ہوسکتا ہے؟ ایمان تو دل کا قصہ ہے۔ مذہب کی تبدیلی یا مذہب پہ قائم رہنا تو عقل و دانش سے تعلق رکھنے والی باتیں ہیں ۔ کیسے ہوسکتا ہے کہ سمجھ نہ آئے اور پھر ہم تمہارے اندر شامل ہو جائیں۔ اگر تمہیں منافقین چاہئیں تو تمہارے اندر اس کثرت سے پہلے موجود ہیں اور تم نے کیا کرنے ہیں منافقین کہ چند لاکھ اور منافقین شامل ہو جائیں گے تو تمہیں ٹھنڈ پڑ جائے گی؟ تو اتنی بے معنی ،اتنی لغو باتیں کی گئی ہیں کہ حیرت ہوتی ہے دیکھ کر کہ کیوں ان لوگوں کو سمجھ نہیں آتی کہ ہم کیا کہہ رہے ہیں اور یہ سوچتے کیوں نہیں کہ اس کا کیا اثر پڑے گا۔

بہر حال جہاں تک دلائل کا تعلق ہے ان دو دلائل کے سوا کوئی دلیل وہاں پیش نہیں کی گئی۔ جماعت احمدیہ کے بزرگوں پر گند بولے گئے ہیں، نہایت گندی بہتان تراشی کی گئی ہے اور اسی لغویات اور فحش میں وہ لوگ خود بخود مبتلا ہو کر ایسی ایسی لغو قسمیں کھاتے رہے ہیں کہ کوئی شریف انسان اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا اور جماعت احمدیہ کو ایک تبلیغی دلیل دی ہے کیسا عمدہ تبلیغ کا ذریعہ ہے یہ سوچیں تو سہی۔ مذہب پھیلانے کے لئے کیسی اچھی دلیل ہے کہ یا تم اپنے وطنوں سے نکل جاؤ یا تم ہمارے اندر شامل ہو جاؤ ورنہ ہم تمہیں قتل کر دیں گے۔اب اس دلیل کے ساتھ مذہب پھیلانے ہوتے تو مذہب کی تاریخ کا نقشہ بالکل ہی اور ہوتا۔ آدمؑ سے لے کر حضرت محمد مصطفی ﷺ کے زمانہ تک کی تاریخ بالکل نئے سرے سے نئی لکھی جاتی۔

جہاں تک اثرات کا تعلق ہے ہمارا جائزہ یہ کہتا ہے کہ اکثر غیر احمدی شرفاء (اور غیر احمدی شرفاء جب میں اکثر کہتا ہوں تو بھاری تعداد مراد ہے کوئی معمولی نہیں ۔) بھاری تعداد ان کی اس میں سرے سے شامل ہی نہیں ہوئی جیسا کہ اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے اور انہوں نے اس کو درخور اعتناء ہی نہیں سمجھا۔ وہ جانتے تھے کہ اس قسم کے مولوی پہلے بھی دیکھے ہوئے ہیں یہاں بھی پہنچ گئے ہیں۔

آ ئیں گے چند دن رونقیں لگا کے، میلے لگا کے واپس چلے جائیں گے اور قطعاً انہوں نے اس کے اوپر کوئی توجہ نہ دی اور جو شامل ہوئے ان میں ایک بہت بڑی تعداد مولویوں کی مولویوں کے سرپرستوں کی یہاں جو مدارس ہیں ان مدارس میں پڑھنے والوں کی ، کچھ جن کو بازاری لوگ کہا جاتا ہے عوامی سطح کے احراری مزاج کے آدمی ہر ملک میں پائے جاتے ہیں اور یہ سارے وہ ہیں جو گھیر گھار کے سب انہوں نے اکٹھے کئے تھے کل دو ہزار دوسو یا اس سے کچھ کم تعداد بنتی ہے۔

اور گالیاں دینے کے نتیجہ میں انہوں نے جو دوسروں پر اثرات چھوڑے وہ یہ ہیں کہ مولویوں کے خلاف شدید نفرت کا ردعمل پیدا ہوا ہے اور جو پہلے احمدیت سے ناآشنا بھی تھے ان میں ایک بہت بڑی تعداد ہے جس نے توجہ کرنی شروع کر دی ہے اور اب جو توجہ پیدا ہوئی ہے جماعت احمدیہ کے لٹریچر کی طرف ، جماعت احمدیہ کے حالات معلوم کرنے کی طرف اس سے پہلے اس کی کوئی مثال نظر نہیں آتی ۔ ایک حصہ جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے شدید معاندین کا بھی ہے جو لٹریچر پھینک دے گا نہیں پڑھے گا۔ لیکن جو مجھے اطلاعیں مل رہی ہیں بعض جو پہلے شدید معاند بھی تھے ان گالیوں کو سننے کے بعد اب جماعت کی طرف متوجہ ہو رہے ہیں اور خدا کے فضل سے بیعتیں بھی ملنی شروع ہوگئی ہیں ۔ چنانچہ یہ سال جو گذر رہا ہے جس میں علماء نے پروپیگنڈے کئے ہیں انگلستان میں پاکستانیوں کی بیعتوں کے لحاظ سے ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے ۔ گذشتہ دس سال میں یہاں پاکستانیوں نے اتنی بیعتیں نہیں کی تھیں جتنی اس ایک مولویوں والے سال میں کی ہیں۔ تو یہ ان کا نقصان ہے جو انہوں نے ہمیں پہنچایا کہ جو ان کے تھے وہ ہمارے بنتے چلے گئے ۔ جو ان کے مداح تھے یا ان کی خیالی بزرگی سے متاثر تھے وہ ان کی فحش کلامی سن کر ان سے متنفر ہونے لگے اور جن کو احمدیت میں کوئی دلچسپی نہیں تھی وہ دلچسپی لینے پر مجبور ہو گئے ۔ آخر ان کو فرق محسوس ہوتا ہے کردار کا ۔ ہر انسان کو خدا تعالیٰ نے یہ فطرت سلیمہ بخشی ہوئی ہے کہ جب وہ اچھی چیز کو دیکھتا ہے تو ضرور دل پہ اثر پڑتا ہے اور جب بدی کو دیکھتا ہے تو کچھ نہ کچھ تنافر ضرور پیدا ہوتا ہے خواہ خود بھی بد ہو۔ تو جماعت احمدیہ اور غیر جماعت احمدیہ کی جو ملائیت ہے اس کا موازنہ کرنے کا یہاں موقع ملا ہے۔

دوسرا بجھوانے والوں نے یہ نہیں سوچا اور ان سے بہت بڑی حماقت ہوئی ہے کہ پاکستان کا ماحول اور ہے اور باہر کا ماحول اور ہے ۔ پاکستان میں کچھ حکومت کے جبر ہیں ان کو ہماری بات

سنانے نہیں دیتے تم، کچھ وہاں عام ان پڑھ لوگ اس کثرت سے ہیں بیچارے کہ ان میں مذہبی تعصب کا پایا جانا ایک قدرتی امر ہے اور باہر کی دنیا کی تہذیب و تمدن انہوں نے دیکھے نہیں ہوئے ہوتے۔ اب چھوٹے چھوٹے قصبات میں بعض ایسے ہیں جن کی زندگیاں گذر جاتی ہیں بعض اپنے دیہات اپنے ضلعوں سے باہر نہیں جا کر دیکھتے تو اس قسم کے ماحول میں جب مولوی جا کر تقریریں کرتے ہیں تو چونکہ ان کو خود اپنے دین کا علم نہیں اور دنیا کی شائستگی سے واقف نہیں ہوتے اس لئے وہ بد اثرات قبول بھی کر لیتے ہیں اس کا اظہار بھی اسی طرح کر دیتے ہیں لیکن وہی لوگ جب یہاں مزدوریوں کے لئے آتے ہیں اَن پڑھ بھی ہوں تو یہاں آ کر ان کی آنکھیں کھلتی ہیں۔ ان کو دنیا میں ایک برابری کا احساس پیدا ہوتا ہے، ان کو محسوس ہوتا ہے کہ انسان ایک دوسرے انسان کے اوپر ویسے کوئی فوقیت نہیں رکھتا بلکہ اپنی قابلیت سے اپنی دلیل سے فوقیت اس کو حاصل کرنی پڑتی ہے، برابر کا مقابلہ ہو رہا ہوتا ہے اس وجہ سے ان کی ذہنیتیں بدلنے لگتی ہیں۔ تو پاکستانی ہی سہی مگر ایک بدلی ہوئی ذہنیت لے کر یہاں پہنچے ہوئے ہیں اور پھر بہت سے ایسے ہیں جو پاکستان سے ہی نہایت ہی سُلجھی ہوئی ذہنیتیں لے کر آئے تھے کیونکہ بہت سے تعلیم یافتہ لوگ اس وجہ سے سفر کرتے ہیں بیرونی دنیا میں کہ پہلے ہی وہ روشن خیال اور کھلے دماغ کے ہوتے ہیں اور ان کے لئے زیادہ امکانات ہوتے ہیں۔ پس Labour ہو یعنی عام مزدوری کرنے والے ہو یا اہل دانش ہوں یہ دونوں جو طبقات یہاں آ چکے ہیں وہ ملائیت کو بحیثیت ملائیت قبول نہیں کر سکتے۔ ان کے ذہنوں میں اور ملائیت کے اندر ایک دوری پیدا ہو چکی ہے۔ تو ہم جو کہا کرتے تھے کہ یہ ہیں تمہارے ملاں شاید وہ بھول چکے ہوں اتنا اثر نہیں پڑتا تھا اور جب دیکھا ہے آنکھوں کے سامنے تو ردعمل پیدا ہوا ہے۔ الحمد للہ کہ خدا کے فضل کے ساتھ اس ردعمل سے جماعت احمدیہ پورا فائدہ اٹھا رہی ہے اور ابھی اٹھاتی چلی جائے گی۔ ایک اور بالکل الٹ نتیجہ یہ نکلا ہے یعنی مقاصد جو لے کر آئے تھے اس کے بالکل برعکس یہاں آ کر یہ بتانا چاہتے تھے کہ گویا نعوذ باللہ من ذلک جماعت احمدیہ پاکستان کو بدنام کرا رہی ہے اور پاکستان کی دشمن ہے۔ یہ مولوی جو آئے ہیں پاکستان کی اتنی بدنامی کروا گئے ہیں کہ ان پر وہی مصرعہ صادق آتا ہے کہ:

ع ہوئے تم دوست جس کے دشمن اس کا آسماں کیوں ہو

باہر کی آزاد دنیا پہلے ہمارے منہ سے سنتی تھی کہ اس قسم کے مولوی وہاں ہیں اور نہ عقلیں ہیں ان کو، نہ انسانیت کے توازن ان کے اندر ہیں، نہ دین جو اخلاق پیدا کرتا ہے وہ ان کے اندر ہے۔ ہر قسم کی اعلیٰ صفات سے قریباً قریباً عاری بیٹھے ہوئے ہیں یعنی وہ مولوی جو جماعت احمدیہ کی مخالفت میں آگے ہیں اور جو ان میں سے شرفاء ہیں ان کو زبان نہیں ۔ عجیب ملک کی حالت ہے بیچارے کی، شرفاء کی کثرت ہے اس کے باوجود وہاں شرافت گونگی بیٹھی ہوئی ہے اور جو چند نمونے ہیں بولنے والے ان کا یہ حال ہے جو آپ جانتے ہیں تو ہم کہتے تھے تو لوگ مانا نہیں کرتے تھے کہ کیسے ہوسکتا ہے دلیلیں دینی پڑتی تھیں، بعض اقتباسات اخبارات کے بھی دکھانے پڑتے تھے لیکن اپنی آنکھوں سے دیکھا ہو کہ کس قسم کا مولوی ہے جس سے ہمیں رابطہ ہے، جس سے ہمیں واسطہ پڑا ہوا ہے اس کا اثر ہی اور ہوتا ہے۔ لَيْسَ الْخَبَرُ كَالْمُعَايَنَةِ (مسند احمد حدیث نمبر: ۱۷۴۵) دور کی باتیں سننا اور بات ہے آنکھوں سے دیکھ لینا کسی مولوی کو اور اس کی باتیں سن لینا اپنے سامنے روبرو یہ بالکل اور بات ہے۔ چنانچہ ہر جگہ خوب بھرے ہیں اور ایسا گندا ردعمل انہوں نے پیدا کیا ہے کہ سارا ملک بدنام ہوگیا ہے یہ وہ ''معززین'' ہیں جن کے پیچھے ساری حکومت ہے، جن کی خاطر حکم دیا جاتا ہے سفیر پاکستان کو کہ جا کر اِن کی مجلس میں بیٹھو۔ مجھے تو بے چارے کی شکل دیکھ کر رحم آرہا تھا۔ ہمارے سفیر صاحب بڑے معزز شریف آدمی ہیں کس مصیبت میں مبتلا بیٹھے ہوئے تھے وہاں۔ توبہ کرتے ہوں گے واپس جا کے کہ میں کہاں پھنس گیا تھا لیکن حکم حاکم مرگ مفاجات والا قصہ تھا۔ بیٹھنا ہی پڑا ہے ان کو گند سننے کے لئے۔

تو جو پاکستانی شرفاء ہیں ان میں بھی شدید ردعمل ہوا ہے اور جو غیر ہیں ان کو پتہ چلا ہے کہ یہاں بیٹھ کر جو یہ کہہ رہے ہیں کہ جنت میں جانا ہے تو ان کے خلیفہ کو قتل کرواور ہم گارنٹی دیتے ہیں کہ تم سیدھے جنت میں جاؤ گے اور اگر تم نے جنت میں جانا ہے تو احمدیوں کو جڑوں سے اکھاڑ پھینکو، ہر مرد ہر احمدی عورت، ہر احمدی بچے کو قتل کردو۔ یہاں اس آزاد ملک میں بیٹھ کر جو یہ کہہ رہے تھے۔ اب ہم ان کو بتا سکتے ہیں کہ ہمارا کیا قصور ہے، ہم نے جو تمہیں باتیں بتائی تھیں ذرا اندازہ تو کرو کہ ایسے ملک میں جہاں کا بادشاہ ان کی پشت پناہی کررہا ہو وہاں یہ کیا کچھ کہتے ہوں گے۔ جن کا یہاں یہ حال ہے وہاں یہ کیسے کیسے گرجتے ہوں گے۔ گھروں میں تو چوہے بھی شیر ہو جایا کرتے ہیں ایسے شکاری جانور

جن کو انسان کا خون لگا ہو وہ تو اپنے غار میں اور اپنے ماحول میں اس قدر خطرناک حیثیت اختیار کر جاتے ہیں کہ بعض طاقتور جانور بھی پاس سے نہیں گزر سکتے۔ تو ان کا یہاں آ کر یہ حال تھا اپنے وطن میں یہ ہمارے متعلق کیا کیا باتیں کرتے ہوں گے اور کیسے کیسے ان کے مطالبے ہوں گے۔ یہ باتیں جو پہلے لوگ نہیں مانا کرتے تھے اب مان گئے اور ایسی پاکستان کی بدنامی کروائی ہے اور ایسی اسلام کی انہوں نے بدنامی کروائی ہے کہ سوچ کے شرم آتی ہے۔

پہلے خمینی صاحب کے قصے چلا کرتے تھے اب کچھ عرصہ اس ملک میں ان مولویوں کے قصے چلیں گے یعنی کئی خمینی طاقت میں آ گئے ہیں اور کئی خمینی ہیں جن کو طاقت نصیب نہیں ہوئی ورنہ بیچ میں سب کا وہی حال ہے۔ صرف فرق یہ ہے کہ خمینی صاحب ایک مہذب انسان ہیں وہ فحش کلامی نہیں کرتے۔ وہ بعض اصولوں پر قائم ہیں اور بعض اصولوں کے قائل ہیں وہ اصول سخت ہیں ملائیت کی وجہ سے لیکن ان پر وہ عمل بڑی دیانت داری سے کرواتے ہیں جو کہتے ہیں وہ کرتے ضرور ہیں۔

اور ان مولویوں کا یہ حال ہے کہ کہتے رہے یہاں ہر ایک کو کہ خوب قتل کرو اور بالکل نہیں ڈرنا اور ایک احمدی کو بھی مولوی نے قتل نہیں کیا کبھی جرأت نہیں ہے، لوگوں سے مرواتے پھرتے ہیں۔ اگر ایسی ہی آسان جنت ہے کہ پاکستان میں تو یہاں تک بھی کہنے والے تھے کہ **نعوذ باللہ من ذلک** آنحضرت ﷺ خود جنت میں استقبال کے لئے آئیں گے کہ مرزائی کو مار کے آیا ہے اور کہتے ہیں کچھ نہیں پوچھیں گے نمازیں پڑھتے تھے کہ نہیں، فاسق فاجر تھے کہ نہیں، قرآن کریم نے جو احکام دیئے ہیں ان پر عمل کرتے تھے اور جن باتوں سے منع فرمایا ہے ان سے رکتے تھے، یا نہیں رکتے تھے۔ کہتے ہیں کوئی سوال نہیں، ساری عمر تمہاری بدکاریوں میں گذر چکی ہو ایک مرزائی کو قتل کرو اور اگر اس کے نتیجہ میں مارے جاؤ تو پھر دیکھنا قیامت کے دن تمہارے ساتھ کیا ہوتی ہے **نعوذ باللہ من ذلک** حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ استقبال کریں گے۔ یہ ان مولویوں کے تصورات ہیں اور یہ وہ دین لے کر یہاں پہنچے اپنا **نعوذ باللہ من ذالک**۔ تو آپ اندازہ کریں کہ کس قدر اسلام کی اور پاکستان کی انہوں نے بدنامی کرائی ہوگی۔

افسوس ہے اور حسرت ہے کہ رحمت للعالمین کے نام پر یہ وہاں سے آئے تھے اور نفرتوں کے سفیر بن کے چلے گئے۔ افسوس ہے اور حسرت ہے کہ سلامتی اور امن کے پیغمبر کے نام پر وہاں سے

آئے تھے اور بدامنی اور فساد پھیلا کر آخر یہاں سے رخصت ہو رہے ہیں۔ کن دعاوی کے ساتھ یہ لوگ چلتے ہیں کیا کر دکھاتے ہیں جا کر۔ پس ان کے ہاں تضاد ہے قول اور فعل کا لیکن خمینی صاحب کے اندر سختی ضرور ہے جو ایک ملائیت کی طبعی پید اوار ہے مگر قول اور فعل کا تضاد کوئی نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ قوم کے اندر ان کی بڑی عزت پائی جاتی ہے اور یہی وجہ ہے کہ ہم بھی ان کی اس نقطہ نگاہ سے عزت کرتے ہیں لیکن ان لوگوں کا عجیب حال ہے لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ (الصّف:۳) پر ان کی کوئی نظر نہیں ہے۔ نہیں جانتے کہ قرآن کریم نے فرمایا ہے كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝ (الصّف:۴) بہت بڑا گناہ ہے کہ اگر تم کہو کچھ اور منہ سے اور کرو کچھ اور، جو کہتے ہو وہ کر کے نہ دکھاؤ۔ پس اگر یہ جنت اتنی آسان جنت ہے تو سب سے پہلے مولویوں کو آگے جانا چاہئے اور چھپ کر حملے نہیں کرنے چاہئیں احمدیوں پر، دن دھاڑے پکڑ کر احمدیوں کو قتل کرنا چاہئے اور مولوی آگے آگے ہوں اور اس کے بعد اپنا نام پیش کریں اور کہیں ہمیں جنت سے محروم نہ کرو۔ وہاں جا کر جھوٹی قسمیں کیوں کھاتے ہیں کہ ہم نہیں تھے۔ قاتلوں کے حق میں جھوٹی گواہیاں کیوں دیتے ہیں، جنت سے پھر کیوں روکتے ہیں قسمیں کھا کھا کر۔ عجیب ہے تضاد ان کے کردار کا، اتنا جھوٹ بولتے ہیں اور پھر اسلام اور حضرت محمد مصطفی ﷺ اور ناموس محمد مصطفی ؐ کے نام پر۔

بہرحال کلیۃً اس حیثیت سے یہ کانفرنس ناکام رہی ہے اور جہاں تک جماعت احمدیہ کو ڈرانے کا تعلق ہے ایک مقصد یہ اس کانفرنس کا یہ بیان کیا جاتا ہے اور کچھ تو یہ بیان کرتے ہیں اور کچھ اطلاعیں ہمیں ملتی رہتی ہیں کیونکہ اس وقت پاکستان کا یہ حال ہے کہ وہاں جو سازشیں بن رہی ہوتی ہیں پنپ رہی ہوتی ہیں یا جو جماعت احمدیہ کے خلاف منصوبے بنائے جاتے ہیں ان سب کی اطلاعیں ہمیں مل جاتی ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ جب جماعت احمدیہ کی مخالفت ہو، جب جماعت احمدیہ کے خلاف منصوبے بازی ہو تو اس میں مولوی ضرور شامل ہوتا ہے اور ایک لحاظ سے یہ پیٹ کے بھاری ہوں گے لیکن فی الحقیقت پیٹ کے ہلکے ہیں بات تو ہضم ہو ہی نہیں سکتی اس لئے ان کے حلقہ احباب سے ساری باتیں پہنچ جاتی ہیں، تمام کارروائیاں، ہم ملے تھے اور بڑے فخر سے پھر کہتے ہیں کہ صدر مملکت نے ہم سے یہ وعدے کئے ہیں خاموشی میں اندر بیٹھ کر، انہوں نے ہم سے یہ یہ باتیں کی ہیں،

یہ مقاصد ہیں۔ تمام اپنے حلقہ احباب میں یہ گپیں بولتے ہیں وہاں سچ بھی مارتے ہوں گے کچھ وہ ساری باتیں یہاں پہنچ جاتی ہیں۔ تو منصوبہ ان کا ایک یہ تھا کہتے یہ ہیں اللہ بہتر جانتا ہے کس حد تک سچ بول رہے ہیں یا جھوٹ بول رہے ہیں اس بارہ میں حکومت پاکستان کے ساتھ ان کا پورا اتفاق ہو چکا ہے اور سمجھوتہ ہو گیا ہے، ایک دوسرے کے ساتھ مفاہمت ہے کہ اگر اس دور میں یعنی صدر ضیاء کے دور میں جماعت احمدیہ تباہ نہ ہوئی تو پھر کبھی تباہ نہیں ہوگی، اگر اس دور میں ان کی خلافت تباہ نہ ہوئی تو پھر یہ کبھی تباہ نہیں ہوگی اس لئے مولویوں کی باتیں جو ہم تک پہنچی ہیں وہ یہ ہیں کہ مولوی تو وہاں جا کر یہ کہتے ہیں کہ حضور! آپ کے سر سہرا ہے بس، آپ اب یہ کام کر جائیں تو ہمیشہ کی زندگی پا جائیں گے اور اتنا عظیم تاج آپ کے سر پر رکھا جائے گا جو کوئی پھر نہیں چھین سکے گا اور وہ ان کو یہ کہتے ہیں کہ ہاں پھر تم کام کرو، یہ تاج میرے لئے جیتو اور تمام حکومت کی مشینری تمہاری سرپرستی میں کھڑی ہے، تمہاری پشت پناہی کر رہی ہے۔

جہاں تک سعودی عرب کا تعلق ہے ان کا پیسہ ان کے کام آ رہا ہے۔ ان کے مقاصد کیا ہیں؟ یہ ایک الگ مضمون ہے بڑی تفصیل کے ساتھ ہم اس کا تجزیہ بھی کر چکے ہیں جانتے ہیں کہ کیوں ہے؟ کیونکہ جب تک ہم واقعات پر نظر نہ رکھیں دفاعی کارروائی نہیں کر سکتے۔ بہر حال اس نیت کے ساتھ یہ علماء یہاں بھجوائے گئے کہ وہاں جا کر ایسی نفرتیں پیدا کر دو کہ ان نفرتوں کے سایہ میں جب ہم قتل و غارت کی کارروائی کریں تو احمدی خوف زدہ ہو جائیں، ان میں Panic پھیل جائے، وہ اپنی خلافت سے متنفر یا خوف زدہ ہونے لگ جائیں کہ اس نے ہمیں مصیبت میں ڈالا ہوا ہے اور ایک عام بددلی پھیل جائے اور پھر خلیفہ وقت کو اس طرح قتل کرواؤ کہ نیا انتخاب ربوہ میں ہونے نہ دیا جائے اور ساری مرکزیت جماعت کی منتشر ہو کر رہ جائے یہ منصوبہ ہے۔ اس قدر بے وقوفوں والا منصوبہ ہے کہ حیرت ہوتی ہے۔

جماعت کی تاریخ پر نظر کر کے تو دیکھیں کہ یہ جماعت ہے کیا چیز؟ جتنی مخالفت کرتے ہو تم اتنا ہی دن بدن جماعت قربانیوں کے معیار میں بڑھ رہی ہے۔ کب احمدی کوئی پیچھے ہٹا ہے؟ جتنے حملے تم ان کی جانوں پر کرتے ہو سو ہزار جانیں تڑپنے لگتی ہیں کہ کاش ہم ہوتے جنہوں نے جان قربان کی ہوتی۔ وہی نقشہ ہے جو قرآن کریم نے کھینچا ہے فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ

مَّنۡ یَّنۡتَظِرُ (الاحزاب:۲۴)۔ یہ تو جماعت تم جیسی جماعت ہی نہیں ہے تم سمجھ ہی نہیں سکتے کہ کس مٹی سے اس جماعت کا خمیر ہے۔ قرآنی مٹی سے اس جماعت کا خمیر اٹھایا گیا ہے اور قرآن کریم جن الفاظ میں حضرت اقدس محمد مصطفی ﷺ کے غلاموں کا نقشہ کھینچتا ہے وہ اس زمانے تک محدود تو نہیں تھا۔ مراد یہ تھی قرآن کریم کی کہ ہر زمانے میں محمد مصطفی ﷺ کے غلام بار بار یہی نمونے دکھاتے رہیں گے۔ ان کا خمیر محمد مصطفی ﷺ کے پاک انفاس سے برکت حاصل کرتا ہے اور جس کا خمیر محمد مصطفی ﷺ کے پاک انفاس سے برکت لے کر اٹھا ہوا ہو اس کو کون مٹا سکتا ہے۔ اس کی خصلتیں کون تبدیل کر سکتا ہے؟ تو قرآن کریم فرماتا ہے کہ یہ تو ایسے لوگ ہیں کہ جب ان کو ڈرایا جاتا ہے تو اور زیادہ شیر ہو جاتے ہیں۔ جب ان کو بتایا جاتا ہے کہ ساری دنیا تمہارے خلاف ایکا کر چکی ہے تو ردعمل اتنا شدید ہوتا ہے اس کے خلاف کہ وہ اکٹھے ہوتے ہیں بجائے منتشر ہونے کے اور یہ جواب دیتے ہیں کہ اَلحمدلِلّٰہ واقعی تم اکٹھے ہو گئے ہو اسی کی تو ہمیں خبر دی گئی تھی۔ ہمارا تو ایمان بڑھ گیا ہے اس سے پہلے وہی نہیں کہتے تھے خدا گواہی دیتا ہے وَمَا زَادَهُمۡ اِلَّاۤ اِیۡمَانًا وَّتَسۡلِیۡمًا دو باتیں ہیں جو تم ہیں ان منصوبوں کے ذریعہ ان سے چھیننا چاہتے ہو، ان کا جذبہ اطاعت جس کو تسلیم کہتے ہیں جو تمہیں کھائے جا رہا ہے اور ان کا ایمان۔ انتشار پیدا کرنے کے لئے یہ دو مرکزی قوتیں ہیں جن پر دشمن حملہ کرتا ہے۔ تو فرمایا جب تم حملہ کرتے ہو اور پوری اجتماعیت کے ساتھ پورے اجماع کے ساتھ حملہ کرتے ہوئے اس وقت ان دونوں چیزوں میں خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ان میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ اور جب تم ان میں سے معصوم انسانوں کو قتل کرتے ہو تم سمجھتے ہو کہ باقی ڈر کر پیچھے ہٹ جائیں گے فرماتا ہے مِنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ رِجَالٌ صَدَقُوۡا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَیۡهِ وہ جو قربانی کے لئے چنے جاتے ہیں جن کو قربانی کی سعادت نصیب ہوتی ہے یہ وہ مردان حق ہیں جو خدا کے نزدیک سچے ٹھہرے ہیں، صادق تھے اور انہوں نے اپنے عہدوں کو پورا کر دیا۔ ان کو ذبح ہوتے دیکھنے والے، ان کو ذبح ہوتے ہوئے دیکھ کر ڈرا نہیں کرتے، فرمایا فَمِنۡهُمۡ مَّنۡ قَضٰی نَحۡبَهٗ وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ یَّنۡتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوۡا تَبۡدِیۡلًا کہ ان میں سے کچھ تو ایسے ہیں جن کو خوش قسمتی سے اپنے عہدوں کو پورا کرنے کی توفیق نصیب ہوگئی،

اپنے دلوں کی امنگوں کو پورا کرنے کی توفیق نصیب ہوگئی، کچھ ایسے ہیں جو اس انتظار میں بیٹھے ہوئے ہیں اور ان کے انتظار اور اس تمنا کی کیفیت کو تم ہرگز تبدیل نہیں کر سکتے۔ وہ اپنے بھائیوں کو قربان ہوتے دیکھ کر اور زیادہ تڑپتے ہیں کہ کاش ہم آگے بڑھیں اور ہم سے بھی ایسا ہی سلوک کیا جائے وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا۔ بڑی قوت کے ساتھ خدا تعالیٰ نے ان کے حق میں گواہی دی ہے، بڑی شان کے ساتھ ان کے صدق کے حق میں گواہی دی ہے وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا ایک ذرہ برابر بھی، ایک شعشہ بھر بھی تم ان کو تبدیل کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔

پس یہ ردعمل ہے جماعت احمدیہ کا اور یہ اثرات ہیں جو اس کانفرنس نے یہاں بھی چھوڑے ہیں۔ پہلے جب یہاں کی جماعت پاکستان کے احمدیوں پر مظالم کے قصے سنتی تھی تو بہت بے قرار ہوتی تھی کہ ہم اتنی دور بیٹھے ہوئے ہیں ہمارے بھائی ان مصیبتوں میں مبتلا ہیں۔ جب یہاں آکر انہوں نے اشتعال انگیزی کی ہے تو کچھ دلوں میں حوصلے بڑھے ہیں، کچھ اطمینان پیدا ہوا ہے کہ بہت اچھا اب جو دور کی باتیں تھیں اب ہم اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھیں گے خود وہ کیفیات اپنے دلوں سے گزرتی ہوئی دیکھیں گے ان قربانیوں میں ہم بھی شامل ہوں گے۔ اس لئے ایک بھی احمدی نہیں ہے جس کو یہ ڈرا سکتے ہوں۔ ہر قسم کے خطرات کے لئے جماعت ہر جگہ دنیا کے کونے کونے میں تیار بیٹھی ہوئی ہے۔ جہاں جانا ہے تم قسمت آزما کر دیکھ لو۔ تمہارے مقدر میں جو ناکامی لکھی ہوئی ہے وہ تو مقدر کبھی تبدیل نہیں ہوگا اور جماعت احمدیہ کے مقدر میں جو عزم اور تسلیم و رضا اور ایمان لکھے ہوئے ہیں یہ مقدر بھی کبھی تبدیل نہیں ہو سکتا۔ تو کلیۃً ناکام رہی ہے یہ کانفرنس اگر ڈرانے آئی تھی۔

جہاں تک خلیفہ وقت کے قتل کا تعلق ہے خلیفہء وقت میں تو جماعت کی جان نہیں ہے، خلافت احمدیہ میں جان ہے۔ ایک خلیفہ وقت کو قتل کرو گے تو دوسرا خلیفہ وقت وہی باتیں کہے گا۔ اسی طرح کہے گا۔ اس کو بھی اسی طرح خدا کی تائید حاصل ہوگی جس طرح اس سے پہلے کو تھی۔ تم نادان ہو جو یہ سمجھتے ہیں کہ ایک خلیفہ وقت کے قتل کے ساتھ جماعت احمدیہ مر سکتی ہے۔ جماعت احمدیہ کے خلفاء پر تو وہی بات صادق آتی ہے۔

اِذَا سَيِّدٌ مِّنَّا خَلَا قَامَ سَيِّدٌ
قَئُولٌ لِّمَا قَالَ الْكِرَامُ فَعُولُ

کہ دیکھو ہم میں سے جب ایک سردار مارا جاتا ہے، گزر جاتا ہے تو اس کے بدلے دوسرا سردار اٹھ کھڑا ہوتا ہے اسی طرح وہ نیک باتیں کہتا ہے عظیم باتیں کہتا ہے جس طرح پہلے اس سے کہتا چلا گیا تھا اور اسی طرح ان باتوں پر عمل کر کے دکھا دیتا ہے۔ایک کے بعد دوسرا احمدی اٹھتا چلا جائے گا ہر سر جو کاٹا جائے گا اس کے بدلے جماعت کو خدا ایک اور سر عطا کرے گا اور ہر سر اسی طرح خدا کی نظر میں معزز ہوگا جس طرح پہلا سر معزز تھا۔ ہر سر کو خدا ہدایت عطا فرمائے گا اس کی ذات کی ہدایت نہیں ہوگی۔ ہر دل کو خدا قوتِ قدسیہ بخشے گا اس کی ذاتی دل کی قوت قدسیہ نہیں ہوگی۔

جماعت احمدیہ کی خلافت کو تم کس طرح مار سکتے ہو؟ اور پھر جماعت احمدیہ اپنی ذہانت کے لحاظ سے، اپنی تنظیم کے لحاظ سے، اپنی قوت عمل کے لحاظ سے، نبوت سے جلا یافتہ ہے اور جس کو نبوت کی جلا حاصل ہوئی ہو وہ چھوٹے چھوٹے مکروں سے مار کھانے والے لوگ ہوا کرتے ہیں! وہ تو دور کی سوچتے ہیں، پہلے سے اپنے انتظامات مکمل کرتے ہیں۔ ہر احتمال کو پیش نظر رکھتے ہیں اور اس کی مؤثر جوابی کارروائی کرتے ہیں اور ہر وقت تیار بیٹھے رہتے ہیں۔ جب خدا کا بلاوا آتا ہے وہ تیار حالت میں رخصت ہوتے ہیں۔اس لئے کتنی بڑی بے وقوفی ہے اور کتنی بڑی بدظنی ہے بلکہ تمہاری اپنی عقلوں پر حیرت ہے اس جماعت سے اتنا لمبا واسطہ پڑنے کے باوجود یہ بھی پتہ نہیں چلا ابھی تک کہ جماعت کے اندر خدا تعالیٰ نے کیسی کیسی صلاحیتیں رکھی ہوئی ہیں۔اس لئے خلیفہ وطن میں ہو یا بے وطن ہو **خلافت احمدیہ کو خدا کے فضلوں کا وطن حاصل ہے۔اور اس خدا کے فضلوں کے وطن سے تم خلافت احمدیہ کو کبھی نہیں نکال سکتے۔ خلافت احمدیہ کو خدا کی حمایت کا وطن حاصل ہے۔ اس اللہ کی حمایت کے وطن سے تم خلافت احمدیہ کو کبھی نہیں نکال سکتے۔خلافت احمدیہ کو خدا کی نصرت کا وطن حاصل ہے اور اس نصرت کی اس سرزمین سے تم کبھی جماعت احمدیہ کو نہیں نکال سکتے اور ہاں جماعت احمدیہ کو خدا کی طرف سے ایک رعب عطا ہوا ہے۔خلافت احمدیہ اس رعب کے ساتھ تمام دنیا کے اوپر خدا تعالیٰ کے دین کی خدمتیں سرانجام دیتی ہے اور اس کا رعب دور دور تک اثر کرتا ہے، تمہارے دلوں پر بھی یہ پڑتا ہے، یہی رعب ہے جس نے تمہیں خائف کیا ہوا ہے یہی رعب ہے جس کی وجہ سے تمہارے بدن کانپ رہے ہیں اور تم سمجھتے ہو کہ جب تک خلافت احمدیہ زندہ ہے جماعت احمدیہ پھیلتی چلی جائے گی اور کبھی نہیں رک سکے گی تم گواہ ہو اس رعب کے اگر اور کوئی نہیں۔اس رعب کی سرزمین**

سے جو خدا کی طرف سے عطا ہوئی ہے تم خلافت احمدیہ کو کبھی نہیں نکال سکتے۔ کیا تمہارے منصوبے اور کیا تمہاری کارروائیاں؟ حیرت ہے کہ سبق پہ سبق دیئے جاتے ہیں اور پھر تم آنکھیں بند کر لیتے ہو اور غافل ہو جاتے ہو۔

کچھ حصے ایسے ہیں اس کے پس منظر کے، جن میں صرف جماعت احمدیہ ہی کو دلچسپی نہیں بلکہ سارے پاکستان کو دلچسپی ہونی چاہئے۔ تمام پاکستان کو بھی دلچسپی ہونی چاہئے اور وہابی فرقہ کے علاوہ دیگر مسلمان فرقوں کو بھی دلچسپی ہونی چاہئے اور پس منظر اس کا کیا ہے، مقاصد کیا ہیں کس حد تک وہ اس میں کامیاب ہوئے یا ہو سکتے ہیں یہ ایک الگ داستان ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ جماعت احمدیہ کو ان امور سے بھی آگاہ کرنا ضروری ہے تاکہ وہ خود ان باتوں کو سمجھ کر دوسروں تک پہنچائیں یا پھر جس طرح کہ خطبات کثرت سے دنیا میں پھیلائے جارہے ہیں براہ راست جو دوست ان کو سننا چاہتے ہیں ان کو سنائیں اور ان کو بتائیں کہ اسلام کے خلاف اسلام کے نام پر کیا کیا سازشیں ہو رہی ہیں اور ذاتی اغراض کے لئے اسلام کے مقدس نام کو کس طرح استعمال کیا جارہا ہے۔ اس کے نتیجے میں کیا کیا احتمالات ہیں۔ پس ان کے متعلق انشاء اللہ جو چند باتیں رہ گئی ہیں وہ آئندہ بیان کروں گا۔

احباب جماعت سے میں یہ کہتا ہوں کہ وہ مستعد رہیں اور آنکھیں کھول کر زندگی گزاریں۔ پہلے بھی خدا کے فضل سے مستعد ہیں لیکن دشمن جو یہاں پہنچا ہے یہ خاص منصوبوں کے تحت پہنچا ہے، جو گالیاں دی گئی ہیں یہ بھی خاص منصوبوں کے تحت گالیاں دی گئی ہیں۔ مقصد یہ تھا ہی نہیں کہ دلائل کے ذریعے احمدیت کو شکست دی جائے کیونکہ دلائل ان کے پاس ہیں کوئی نہیں۔ بار بار ان دلائل کی شکست یہ اپنی آنکھوں سے دیکھ چکے ہیں۔ اس لئے اگر ان کے پاس دلائل ہوتے تو ہمیں وہاں کیوں نہ اجازت دیتے کہ ہم دلائل کے ساتھ ان کا مقابلہ کریں اور پھر ہمیں ہراتے، شکست دیتے اور ذلیل کرتے اپنے ملک میں کہ دیکھو یہ ان کی دلیلیں تھیں، ہم نے توڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیں۔ دلائل تو تھے ہی نہیں اس لئے یہاں آئے ہیں صرف گالیاں دینے کے لئے اور اشتعال انگیزی کے لئے اور اس کے پیچھے بھیانک سازشیں ہیں اس لئے باوجود اس کے کہ ہم خدا کی راہ میں مرنے کے لئے تیار ہیں مگر خدا کی رضا ہم سے یہ چاہتی ہے کہ اپنی قیمتی جانیں بے وجہ نہ دیں کیونکہ دنیا کو بھی ہماری ضرورت

ہے۔ یہ ایک عجیب قسم کا توازن ہے جو بڑا ہی باریک توازن ہے اس کو سمجھنا بھی ضروری ہے اور اسی طرح اس پر عمل کرنا بھی ضروری ہے۔

جب صحابہؓ کو شہادت کی طرف بلایا جاتا تھا تو بڑے ذوق شوق کے ساتھ جاتے تھے لیکن کبھی یہ نہیں آپ نے دیکھا کہ کسی صحابی نے تلوار اٹھانے میں دیر کر دی ہو اور دشمن کو موقع دیا ہو کہ پہلے وہ وار کر دے۔ کبھی آپ نے یہ نہیں سنا ہوگا کسی صحابی نے اپنی دفاعی شیلڈ اٹھانے میں دیر کر دی ہو اور دشمن کو موقع دیا ہو کہ وہ اس پر کامیاب وار کر دے تا کہ وہ شہید ہو جائے۔ ان کی زندگیوں میں عجیب توازن تھا۔ شہادت کا شوق ایسا کہ دعائیں کرواتے تھے حضرت اقدس محمد مصطفی ﷺ سے کہ دعا کریں کہ ہم شہید ہو جائیں اور بار بار عرض کرتے تھے جنگ کے دوران بھی اور لڑتے اس شدت کے ساتھ تھے اور اپنا دفاع ایسی کامیابی کے ساتھ کرتے تھے کہ نہیں شہید ہو سکتے تھے۔ یہ جو زندگی کی حیرت انگیز کیفیت ہے دنیا اس سے ناواقف ہے، سوچ بھی نہیں سکتی یہ صرف اہل ایمان ہی کا صرف کرشمہ ہے مگر آنحضور ﷺ اور آپؐ کے غلاموں نے اس کو خوب کھول کر ہمارے سامنے رکھ دیا ہے یہ وہ بظاہر تضاد لیکن فی الحقیقت تضاد سے عاری چیز ہے۔ خلوص اور تقویٰ اور سچائی کے ساتھ ہم جو ایمان رکھتے ہیں بالکل اسی ایمان کو جب عملی دنیا میں ڈھالا جاتا ہے تو اس قسم کے نظارے پیش آتے ہیں۔

ہمارا نظریہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنے دفاع کے لئے اپنی کامیابی کے لئے جتنی صلاحیتیں بخشی ہیں وہ تمام کی تمام انتہائی جدو جہد اور کوشش کے ساتھ خدا کی راہ میں صرف کر دی جائیں اور اس راہ میں اگر موت آئے تو اسے اپنی خوش نصیبی سمجھیں۔ موت کی دعا کریں مگر ان معنوں میں نہیں کہ ہماری غفلت سے ہم پر موت آئے۔ موت کی دعا ان معنوں میں کہ اے خدا! ہم حد کر دیں سب کچھ پھر بھی ہمیں تو اپنی راہ میں اپنی خاطر بلا لے۔ یہ ہے وہ ایمان کی اندرونی کیفیت جس کے نتیجہ میں وہ نظارے دیکھنے میں آئے جو آنحضرت ﷺ کے غزوات میں بکثرت دیکھنے میں آتے تھے۔

چنانچہ جنگ احد میں یہ ایک عجیب واقعہ پیش آیا اور بار بار آیا کہ ایک صحابیؓ جو بہت ہی اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ غیر معمولی جنگی صلاحیتیں رکھتے تھے وہ بار بار دشمن کی صف پر حملہ کرتے تھے اور اتنی کامیابی کے ساتھ حملہ کرتے تھے اور دفاع کرتے تھے کہ نرغے میں آجانے کے باوجود

جب صحابہؓ سمجھتے تھے اب یہ واپس نہیں آسکے گا تو پھر وہ صفیں چیرتا ہوا واپس آجاتا تھا اور واپس آکر آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتا تھا اور کہتا تھا یا رسول اللہ! میرے لئے دعا کریں میں شہید ہو جاؤں ابھی تک شہید نہیں ہوا۔ پھر وہ پلٹ کر حملہ کرتا تھا اور پھر اسی طرح دشمن کی صفیں چیرتا چلا جاتا تھا اور نرغے میں بظاہر پھنسنے کے بعد پھر جیسے افق سے سورج نکلتا ہے اس طرح وہ نمودار ہوتا تھا۔ پھر حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتا تھا اور کہتا تھا یا رسول اللہ! میں نے سب کچھ کر دیکھا ہے، خطرناک سے خطرناک جگہ پر بھی پہنچا ہوں مگر نہیں شہید ہو سکا میرے لئے دعا کیجئے کہ میں شہید ہو جاؤں۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ پھر جب وہ واپس آئے تو اتنی التجا تھی ان کی اس درخواست میں اس تمنا کے اظہار میں تو اُس وقت حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے دعا کی اے خدا! اس کو شہید کر دے۔ کہتے ہیں کہ وہ سورج پھر جب بادلوں کے پیچھے گیا ہے تو واپس نہیں لوٹ کر دیکھا گیا۔ پھر وہ دوسرے روحانیت کے افق پر نمودار ہوا ہے ایک اور افق پر وہ اُبھرا ہے مگر نئی شان کے ساتھ اور نئی چمک کے ساتھ۔ یہ ہے وہ توازن جو جماعت احمدیہ میں میں دیکھنا چاہتا ہوں میں کیا آپ کا خدا دیکھنا چاہتا ہے۔ یہ وہ توازن ہے جو حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے اپنے صحابہؓ میں پیدا کر کے دکھا دیا تھا۔

پس اپنے دفاع سے غافل نہ ہوں شہادت کی تمنا کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہے کہ آپ کو جو خدا تعالیٰ نے اپنے دفاع کے حقوق دیئے ہیں ان سے غافل ہو جائیں۔ کیونکہ شہید ہونے والے کو تو دکھ نہیں ہوگا وہ تو خوش نصیب ہوگا وہ تو فُزْتُ بِرَبِّ الْکَعْبَۃ (صحیح بخاری کتاب المغازی حدیث نمبر ۳۷۸۳) خدا کی قسمیں کھاتا ہوا یہاں سے جائے گا کہ ہاں خدا کی قسم!! رب کعبہ کی قسم!! میں کامیاب ہو گیا۔ لیکن اس کے پیچھے وہ لوگ ہیں جن کو ایک ایک بھائی کی جدائی سے دکھ پہنچتا ہے خوش نصیبی سمجھتے بھی ہیں لیکن یہ حسرت رکھتے ہیں کہ کاش ہمیں یہ خوش نصیبی پہلے حاصل ہو جاتی۔ تو ہر شہادت پر جماعت خوش نصیب بھی بنتی ہے اور دکھ بھی اٹھاتی ہے یہ وہ بظاہر تضاد جو پہلی حالت میں پایا جاتا تھا وہ اس دوسری حالت میں بھی پایا جاتا ہے یعنی شہادت سے قبل کی تمنا میں بھی ایک بظاہر تضاد ہے، تمنا ہے مگر دفاع ہے اور دفاع بھی انتہا درجے کا اور ذہانت بھی کمال کی پوری طرح دشمن کے منصوبوں کو سمجھنا اور اس کے مقابل پر تیار ہونا اور پھر جب خدا یہ سعادت نصیب فرماتا ہے اس وقت بھی جذبات میں ایک

تضاد پیدا ہو جاتا ہے۔ خوش نصیبی سمجھتے ہوئے بھی جو پیچھے رہ جاتے ہیں ان کے دلوں میں حسرتیں بھی اٹھتی ہیں ان کے دلوں میں دکھ بھی پیدا ہوتا ہے۔ اپنے ہر بھائی کے دکھ سے سارا بدن دکھنے لگتا ہے۔ اس لئے بھی آپ کی ذمہ داری ہے کہ اپنی پوری طرح حفاظت کریں۔ یہ وہ آزاد ملک ہے جہاں ہر شخص کو اپنے دفاع کا حق حاصل ہے اور ایسے بیسیوں اور ملک ہیں جہاں ہر شخص کو اپنے دفاع کا حق حاصل ہے۔ مشرق میں بھی ہیں اور مغرب میں بھی۔ اس لئے آپ ان مشکلات میں سے نہیں گزر سکتے، آپ چاہیں بھی تو نہیں گزر سکتے، جن مشکلات میں پاکستان کا بے چارا احمدی گذر رہا ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے جو آپ کو سہولتیں دی ہیں ان سے استفادہ کریں اور دعائیں بھی کریں۔ مستعد اور بیدار ہو کر زندگی گذاریں لیکن جذبہ انتقام نہ پیدا ہونے دیں۔ حقیقت یہ ہے کہ جن لوگوں سے آپ کو واسطہ ہے قرآن کریم میں ایسا اشارہ موجود ہے کہ اللہ تعالیٰ اگر چاہے تو اُن کو معاف فرمادے اور ان اندھیروں میں سے روشنی کی کرنیں پھوٹنے لگیں۔ انہی راتوں میں سے ایک نیا دن طلوع ہو جائے یہ امکان موجود ہے اور انہی آیات میں جن کی میں نے تلاوت کی تھی اس بات کا تذکرہ فرمایا گیا ہے۔

لِّيَجْزِيَ اللّٰهُ الصّٰدِقِيْنَ بِصِدْقِهِمْ وَيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ اِنْ شَآءَ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا یہاں دو باتیں خاص طور پر قابل توجہ ہیں: اول یہ کہ صادقین کی مخالفت کرنے والوں کو یہاں کافرین نہیں فرمایا گیا بلکہ منافقین فرمایا گیا ہے اور منافقین کا لفظ گو کافروں پر بھی اطلاق پاتا ہے لیکن خصوصیت کے ساتھ ان پر لوگوں پر اطلاق پاتا ہے جو کہتے کچھ اور ہیں اور کرتے کچھ اور ہیں۔ تو ایسے مخالفین مراد ہیں جن کے دعاوی کچھ اَور ہیں اور عمل کچھ اور ہیں۔ محمد رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب ہوتے ہیں اور آنحضرت ﷺ کی طرف منسوب ہونے کے نتیجہ میں جو شائستگی، جو اعلیٰ اخلاق، جو کردار ہونا چاہئے وہ ان میں نہیں ہوتا۔ اسلام کی طرف منسوب ہوتے ہیں لیکن سلامتی کی بجائے بدامنی اور فساد پھیلانے والے بن جاتے ہیں۔ ”کافر“ لفظ سے یہ باتیں ظاہر نہیں ہوتیں لیکن جب منافق کہا جائے تو یہ منظر بخوبی کھل کر سامنے آجاتا ہے کہ جو مخالفین ہیں ان کے قول اور ہیں اور ان کے کردار اور ہیں۔ لیکن فرمایا اس لئے کہ خدا تعالیٰ صادقوں کو ان کے صدق کی جزا دے اور منافقین کو عذاب دے اِنْ شَآءَ اگر اللہ چاہے اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ ۭ اور

چاہے تو ان کو معاف فرمادے۔ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا یقیناً اللہ تعالیٰ بہت بخشش کرنے والا اور بہت رحم فرمانے والا ہے۔

یَتُوْبَ عَلَیْھِمْ سے مراد معاف فرمانا ان معنوں میں ہے کہ ان کو توبہ کی توفیق بخشے اور پھر ان کی توبہ کو قبول کر لے۔ یعنی جرم کر کے یکطرفہ معافی اور بات ہے بسا اوقات خدا وہ بھی دیا کرتا ہے۔ لیکن یہاں یَتُوْبَ عَلَیْھِمْ سے مراد یہ ہے کہ خدا تعالیٰ ان کو توبہ کی توفیق عطا فرمائے اور پھر اس توبہ کو قبول کر لے۔ تو اِنْ شَآءَ اَوْ یَتُوْبَ عَلَیْھِمْ یہ دو جو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اس موقع پر جو اظہار رکھے ہیں Expressions رکھے ہیں ان سے بھاری امید بندھتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہرگز بعید نہیں کہ اس قوم کو یعنی ان کی اکثریت کو توبہ کی توفیق بخشے اور ہدایت عطا فرمائے۔ اس لئے جب آپ کو میں کہتا ہوں کہ مقابلہ کے لئے تیار رہیں تو ہرگز مراد یہ نہیں ہے کہ نفرت کے ساتھ مقابلہ کے لئے تیار رہیں یا انتقامی کارروائیوں کے لئے تیار رہیں۔ آپ کی انتقامی کارروائی تو اصلاح میں ہے اور بخشش میں ہے اور مغفرت میں ہے اور اس آیت کو سننے کے بعد آپ کے دل میں امید کی شمع روشن ہو جانی چاہئے کہ خدا تعالیٰ ان میں سے بھی خدا تعالیٰ اپنے فضل اور رحم کے ساتھ نور کے سوتے چاہے تو نکال سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ چاہئے تو ان میں سے بھی ہدایت یافتہ پیدا فرما سکتا ہے۔ یہ امید ہے جس کو لے کر آپ آگے بڑھیں اور یاد رکھیں یہ بے معنی نہیں ہے حیرت انگیز طور پر نہایت ہی فصیح و بلیغ کلام کیا گیا ہے جو مستقبل پر بھی اثر انداز ہو رہا ہے۔ یعنی واقعہ گزشتہ زمانے کا بیان کیا جا رہا ہے لیکن الفاظ ایسے ہیں جو اسلام کی بعثت ثانیہ سے بھی تعلق رکھتے ہیں۔ اس لئے آپ اپنی قوم پر اور اپنے مخالف مسلمانوں پر خواہ وہ آپ کے ہم وطن ہوں یا نہ ہوں بد دعا نہ کریں۔ جیسا کہ میں نے کہا ہے اگر بے اختیاری ہے مجبوری ہے بہت دکھ اٹھاتے ہیں تو ائمۃ التکفیر کے لئے آپ کو بد دعا کا حق ہے لیکن ان لوگوں پر نہ کریں ان کے لئے ہمدردی دل میں رکھیں، امید کا دامن نہ چھوڑیں، تبلیغ توکل کے ساتھ اور امید کے ساتھ کریں اور ساتھ دعا کریں۔ اگر آپ اس نصیحت پر عمل پیرا ہوں گے تو انشاء اللہ دیکھتے دیکھتے یہیں سے ہی جو دشمن ہیں وہ دشمن آپ کے دوست بننے لگ جائیں گے۔

؎ تم دیکھو گے کہ انہیں میں سے قطرات محبت ٹپکیں گے

بادل آفات و مصائب کے چھاتے ہیں اگر تو چھانے دو
یہ عشق و وفا کے کھیت کبھی خوں سینچے بغیر نہ پنپیں گے

(کلام محمود صفحہ:۱۵۴)

اس لئے خون سے سینچنے کے لئے تو تیار رہیں لیکن اس چمن سے یہ امید رکھیں کہ خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ یہ چمن ہرا بھرا ہوسکتا ہے۔ آپ کو اپنے خون سے سینچنا پڑے تو سینچیں گے خدا تعالیٰ اگر فضل فرمائے تو آپ کے خون کی قربانی کے بغیر بھی اس کو ہرا بھرا کر سکتا ہے۔ آپ کے آنسوؤں کو بھی وہ قوت بخش سکتا ہے جو اس خشک مٹی کو سیراب کر دیں اور اس میں سے خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ نئی شادابی، لہلہاتے ہوئے کھیت نمودار ہونے لگ جائیں۔

پس اس امید کے ساتھ دعائیں کریں لیکن جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے **اپنی حفاظت کا اپنے عہدیداروں کی حفاظت کا اور جماعت کی عمومی حفاظت کا خیال رکھیں۔ تبلیغ کریں مگر حکمت کے ساتھ، محبت اور پیار کے ساتھ اور اس یقین کے ساتھ! اور اس یقین کے ساتھ! اور اس یقین کے ساتھ! کہ خدا کی قسم آپ لوگوں نے لازماً فتح یاب ہونا ہے۔ تمام دنیا میں یہ پھیلتے چلے جائیں آپ کا تعاقب کرتے ہوئے کبھی کسی قیمت پر بھی آپ کو خدا تعالیٰ نے نا کام نہیں فرمانا۔** آپ موسیٰ کی قوم نہیں ہیں جس نے یہ کہا تھا اِنَّا لَمُدْرَكُوْنَ (الشعراء:۶۲) آپ نے دیکھا کہ یہ آپ کا پیچھا کرتے ہوئے یہاں آئے لیکن اس کے نتیجہ میں آپ کا ایمان بڑھا ہے۔ ہرگز یہ آواز آپ کے دلوں میں پیدا نہیں ہوئی کہ اوہ اوہ ہم پکڑے گئے، ہم پکڑے گئے جیسا کہ موسیٰؑ کی قوم نے کہا تھا۔ اس لئے گو میں یہی کہوں گا کہ اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ سَیَهْدِیْنِ (الشعراء:۶۳) یقیناً میرا رب میرے ساتھ ہے لیکن صرف اسی پر میں اکتفا نہیں کروں گا بلکہ حضرت محمد مصطفی ﷺ کی غلامی میں یہ کہوں گا لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا (التوبہ:۴۰) غم نہ کرنا خدا میرے ہی ساتھ نہیں خدا آپ کے ساتھ بھی ہے ہمارے ساتھ ہے خدا۔ ہم سب کا خدا ہے یعنی محمد مصطفی ﷺ کا خدا جو ہم سب کے ساتھ جیسے پہلوں کے ساتھ تھا آج بھی ہے۔ پس اس یقین کے ساتھ آپ آگے بڑھیں دشمن آپ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔